Roll No..

Total No. of Questions : **12**] [*Total No. of Printed Pages* : **8**

APP-1015

M.A. (Previous) Examination, 2022

URDU

Paper–III

[Prose (Dastan, Novel, Short Story & Drama)]

Time : 3 Hours] [*Maximum Marks : 100*

SECTION–A

Note : Answer all ten questions (Answer limit 50 words). Each question carries 2 marks. **(2 × 10 = 20)**

(حصہ-الف)

سبھی 10 سوالوں کے جواب دیجئے۔(جواب 50 الفاظ سے زیادہ نہ ہو) ہرسوال کے 2 نمبر ہیں۔

SECTION–B

Note : Answer any five questions out of seven (Answer limit 200 words). Each question carries 8 marks. **(8 × 5 = 40)**

(حصہ-ب)

7 میں سے کن ہی 5 سوالوں کے جواب دیجئے۔(جواب 200 الفاظ سے زیادہ نہ ہو)ہرسوال کے 8 نمبر ہیں۔

SECTION–C

Note : Answer any two questions out of four (Answer limit 500 words). Each question carries 20 marks. **(20 × 2 = 40)**

(حصہ-ج)

4 میں سے کن ہی 2 سوالوں کے جواب دیجئے۔(جواب 500 الفاظ سے زیادہ نہ ہو)ہرسوال کے 20 نمبر ہیں۔

SECTION–A

(حصہ-الف)

1 مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات زیادہ سے زیادہ 50 الفاظ میں تحریر کیجئے۔تمام مختصر سوالات کے نمبر برابر ہیں۔

(i) سب رس کس کی داستان ہے؟

(ii) انشا کی داستان کا نام لکھئے۔

(iii) ملاوجہی کی داستان کا نام لکھئے۔

(iv) نظیر احمد کے دو ناولوں کے نام لکھئے۔

(v) مرزا ہادی رسوا کے ناول کا نام بتائیے۔

(vi) افسانہ کے اجزائے ترکیبی کے نام بتائیے۔

(vii) راجندر سنگھ بیدی کے افسانہ کے نام لکھئے۔

(viii) سریندر پرکاش کے افسانہ کا نام لکھیے۔

(ix) اردو ڈرامہ کے اجزائے ترکیبی کے نام لکھیے۔

(x) سلور کنگ کس کا ڈرامہ ہے؟

SECTION–B

(حصہ-ب)

نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات میں سے کوئی پانچ (5) سوالوں کے جواب دیجیے۔ ہر سوال کا جواب 200 الفاظ میں تحریر کیجیے۔

2 مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع حوالہ کے کیجیے:

(الف)

سب عمدہ، امیر، وزیر کے پاس آئے اور کہا کہ پادشاہ کی صورت اور ملک کی دو

حقیقت۔ اگر چندے اور تغافل ہو تو اس محنت کا ملک لیا ہوا مفت میں جاتا رہے گا۔ پھر ہاتھ آنا بہت مشکل ہے۔ وزیر پرانا قدیم نمک حلال اور عقلمند، نام بھی خردمند اسم بامسمی تھا۔ بولا اگرچہ پادشاہ نے حضور میں آنے کو منع کیا ہے لیکن تم چلو، میں بھی چلتا ہوں۔ خدا کرے پادشاہ کی مرضی آوے جو روبرو بلاوے۔ یہ کہہ کر سب کو اپنے ساتھ دیوان عام تک لایا۔ وہاں چھوڑ کر آپ دیوان خاص میں آیا اور پادشاہ کی خدمت میں محاہی کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ یہ پیر غلام حاضر ہے۔ کئی دنوں سے جہاں آرا نہیں دیکھا۔ امیدوار ہوں کہ ایک نظر دیکھ کر قدم بوسی کروں تو خاطر جمع ہو۔

(ب)

جس سماج میں رات دن محنت کرنے والوں کی حالت ان کی حالت سے کچھ بہت اچھی نہ تھی اور کسانوں کے مقابلے میں وہ لوگ جو کسانوں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانا جانتے تھے،

کہیں زیادہ فارغ البال، مجھے وہاں اس قسم کی ذہنیت کا پیدا ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہ تھی۔ ہم تو کہیں گے وہ کسانوں کے مقابلے میں زیادہ باریک بیں تھا اور کسانوں کی تہی دماغ جمعیت میں شامل ہونے کے بدلے بیٹھک بازوں کی جماعت میں شامل ہو گیا تھا۔ اس میں یہ صلاحیت نہ تھی کہ بیٹھک بازوں کی اصولوں کی پابندی کرتا۔ اس لئے جہاں اس کی جماعت کے اور لوگ گاؤں کے سرغنہ اور مکھیا بنے ہوئے تھے، اس پر سارا گاؤں انگلی اٹھاتا تھا۔

3 ملا وجہی کی داستان ''سب رس'' کا جائزہ پیش کیجئے۔

4 افسانہ کا فن اور اس کے اجزائے ترکیبی پر روشنی ڈالئے۔

5 کرشن چندر کے ناول ''شکست'' کا جائزہ لکھئے۔

6 اردو ڈرامہ کا فن اور اس کے اجزائے ترکیبی پر اظہار خیال کیجئے۔

7 ''سلور کنگ'' ڈراما کے اہم کرداروں پر روشنی ڈالئے۔

8 پریم چند کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیجئے۔

SECTION–C

(حصہ-ج)

ہدایت: مندرجہ ذیل سوالات میں سے صرف 2 کے جواب 500 الفاظ میں تحریر کیجئے۔

9 مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک اقتباس کی تشریح مع حوالہ کے کیجئے:

(الف)

میری پیدائش اور وطن بزرگوں کا ملک یمن ہے۔ والد اس عاجز کا خواجہ احمد نام بڑا سوداگر تھا۔ اس وقت میں کوئی مہاجن یا بیوپاری ان کے برابر نہ تھا۔ اکثر شہروں میں کوٹھیاں اور گماشتے خرید وفروخت کے واسطے مقرر تھے اور لاکھوں روپئے نقد اور جنس ملک ملک کی گھر میں موجود تھی۔ ان کے یہاں دو بچے پیدا ہوئے۔ ایک تو یہی فقیر جو کفنی میلی پہنے ہوئے مرشدوں کی حضوری میں حاضر اور بولتا ہے، دوسری ایک بہن جس کی قبلہ گاہ نے اپنے جیتے جی اور شہر کے سوداگر بچے سے شادی کردی تھی۔ وہ اپنی سسرال میں رہتی تھی۔ غرض جس کے گھر میں اتنی دولت اور ایک لڑکا ہو اس کے لاڈ پیار کا کیا ٹھکانہ ہے۔

(ب)

یہ میری آرزو سن کر بولا کہ دمی خاکی اور ہم آتشی، ان دونوں میں موافقت آنی مشکل ہے۔ میں نے قسم کھائی کہ میں ان کے دیکھنے کا مشتاق ہوں اور کچھ مطلب نہیں۔ پھر اس تخت نشیں نے جواب دیا کہ انسان اپنے قول وقرار پر نہیں رہتا۔ غرض کہ وقت سب کچھ کہتا ہے لیکن یاد نہیں رکھتا۔ یہ بات میں تیرے بھلے کے لئے کہہ سنا تا ہوں کہ اگر تو نے کبھو قصد کچھ اور کیا تو وہ بھی اور تو بھی، دونوں خراب خستہ ہوں گے بلکہ خوف جان کا ہے۔ پھر میں نے دوبارہ سوگند یاد کی جس میں ک طرفین کی برائی ہوئے، ویسا کام ہرگز نہ کروں گا مگر ایک نظر دیکھتا رہوں گا۔

(ج)

مجھے یاد نہیں کہ جب تک میں اپنے ماں باپ کے گھر میں رہی مجھے کوئی صدمہ پہنچا ہو۔ مگر ایک مرتبہ جب میری انگلی کا ایک چھلا چنداڑ ھیری کھیلنے میں جا تا رہا تھا، موا چاندی کا تھا۔ شاید ایک آنہ سے زیادہ کا نہ ہوگا۔ یہ اب کہتی ہوں، اس وقت اتنی تمیز کہاں تھی کہ قیمت کسی چیز

کی معلوم ہی نہ تھی، اس چھلے کے لئے میں اتنا روئی کہ آنکھیں سوج گئیں۔ اماں سے دن بھر چھپایا، آخر جب رات کو انھوں نے انگلی خالی دیکھی، مجھ سے حال پوچھا۔ اب کہنا ہی پڑا۔ اماں نے ایک تمانچہ میرے منھ پر مارا۔ میں چیخیں مار مار کے رونے لگی۔ ہچکیاں بندھ گئیں۔ اتنے میں ابا آ گئے، انھوں نے مجھے چمکارا۔ اماں پر خفا ہوئے، اس وقت مجھے تسکین ہوئی۔

10 نذیر احمد کی ناول نگاری کا جائزہ پیش کیجئے۔

11 میر امن کی داستان ''سب رس'' کا جائزہ لکھئے۔

12 امتیاز علی تاج کے ڈرامہ ''انارکلی'' کا جائزہ پیش کیجئے۔